ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

کروناوائرس اوردیگروبائی امراض کے پھیلاؤ کے ماحولیاتی اثرات اور ان کاتدارک
اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

☆عبدالطاہر

Abstract.

The pandemic known as "COVID-19" was one of the bloodiest pandemics in human history. According to the World Health Organization's statistics, there are approximately 772,386,069 confirmed cases of corona, and 6,987,209 deaths are reported. It ranks as the fifth-largest pandemic in recorded human history.

This is what we know about the coronavirus's history: it began to spread over the world in late 2019, when it was first discovered. Regarding the origins of COVID-19, there are two theories. It spread from animals to humans, or it was a biological weapon that escaped from a lab and was discovered.

The outbreak of a viral infection in different kinds of people is a pandemic. We found two types of instructions regarding pandemics in the sources of Shariah. In pre-pandemic days or normal life days, the focus is on precautions that help keep the environment pollution-free. Or makes the environment healthy. The saying of Holy Profit very clearly indicates this in this regard. Like he says, cover the pots of dinking and eating, don't drink on broken sides of glass, keep your surroundings clean, and don't spit every whare. These gestures are not only social etiquette but also very basic SOPs for keeping the environment pollution-free.

In the days of pandemic quarantine, social distancing, and many more activities to reduce the fatality of pandemics, these are the basic teachings of Islam. Islam is a way of life, and if everyone followed its precepts on a daily basis, we think the world would be freed from the invisible health menace that is air pollution.

ابتداءآفرین سے آج تک چشم فلک نے کئی ایسے واقعات کامشاہدہ کیاہے جن کی وجہ سے تاریخ کادھارابدل گیاہے۔آج کاانسان مادی ترقی کے اوج ثریاپر ہے۔ مگر سائنسی ترقی کے تمام دعوے اور تسخیر کائنات کے ارادے ایک ایسی مخلوق کے سامنے ڈھیر ہوگئے جو کھلی آنکھ سے نظر نہیں آسکتا۔پیائش کی جواکائی عام انسان جانتاہے وہ مخلوق اس اکائی سے بہت چھوٹی، مگرانتاپراثر کہ اسکے وجود سے تمام رونقیں ماندپڑ گئی ہیں۔ چین کے شہر ووہاں میں 2019 کے اواخر میں ایک بیماری نے سراٹھالیااور چشم زدن میں ہر سواسی کے ہی چرچے ہونے لگے۔دسمبر 2019 میں ووہان شہر میں پہلا کرونا کاپہلا کیس رپورٹ ہوااور 30 جنوری 2020 کو عالمی ادارہ صحت نے اسے عالمی وباء قرار دیااور WHO کے ویب سائٹ پر میسر اعدادوشمار کے مطابق اب تک 772,386,069 یقینی کیسیزاور 6,987,209 اموات رپورٹ ہوئے ہیں۔اور انسانی تاریخ کا پانچواں بڑامہلک ترین عالمی وباءہے۔[1]

☆پی ایچ ڈی اسکالر جامعہ بلوچستان کوئٹہ

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

کروناوائرس کا مختصر پس منظر:

کروناوائرس یا کوروناوائرس(Corona Virus) جس کا دوسرا نام (Covid19) ہے۔ یہ مختلف انواع کے جراثیم کا بڑا خاندان ہے۔ کچھ انسانوں میں سردی زکام کا باعث بنتی ہیں اور دیگر جانوروں مثلا بھیڑ بکری، اونٹ اور چمکادڑ وغیرہ کو متاثر کرتی ہیں۔ لیکن SARS-CoV-2 نامی کروناوائرس کیسے عالمی وباء (Covid19) بن گئی۔ جیسا کہ معلوم ہے کہ اس وباء کی ابتداء دسمبر 2019 کو ووہاں سے ہوئی اور عالمی سیاسی منظر نامے پر اس وباء کو لے کر ہر طرف ایشائی لوگوں کے خلاف چہ میگویاں گونجنے لگیں۔ بنیادی طور پر اس وباء کے پھیلنے کے دو مفروضے بیان زبان زد عام رہیں۔ کہ یہ انسانیت کے خلاف ایک حیاتیاتی ہتھیار ہے جو کہ کسی سائنسی لیبارٹری سے پھیل گئی۔ اس مفروضے کے حوالے سے کوئی حتمی دلیل کسی کے پاس نہیں ایک افتراء سے زیادہ اس کی حیثیت نہیں ،تازہ انٹیلیجنس کے ترین اطلاعات کے مطابق اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملا کہ SARS-CoV-2 جنیاتی پیداوار ہے یا کسی کیبارٹری میں بطور حیاتیاتی ہتھیار کے تیار کیا گیا ہے۔[2] البتہ اس امکان کو رد نہیں کیا جاتا کہ کسی لیب میں جانوروں میں موجود کوروناوائرس پر تحقیق ہورہی ہو اور وہیں سے یہ بیماری پھیلی ہو۔

کروناوائرس کے پھیلاؤ کے حوالے کہا جاتا ہے کہ چین ہوبائی صوبے کے دارالحکومت ووہان کے ایک مقامی سمندری حیات (sea food market) کی ایک مارکیٹ ہے۔ جس میں گوشت کے ساتھ ساتھ زندہ جانور بھی فروخت کی جاتی ہیں، اور یہ ایک کھلی فضا میں قائم کی جاتی ہے، وہاں چمکادڑوں سے انسانوں میں منتقل ہوئی ہے۔[3-4] ابتدائی طور جن افراد میں اس بیماری کی تشخیص ہوئی ان میں سے بیشتر کا تعلق اسی بازار سے تھا، یہی وجہ کہ ماہرین کا خیال ہے کہ اسی مارکیٹ میں جانوروں سے یہ وائرس انسانوں میں منتقل ہوئی ہے۔

اس وائرس کو کرونا کیوں کہا جاتا ہے؟

2019 میں پھیلنے والی وباء جس کو مختصرا (Covid19) کہا جاتا ہے، اس کا سبب ایک وائرس تھا جس کا سائنسی نام severe acute respiratory syndrome coronavirus 2 یا (SARS-CoV-2) ہے۔ وائرس کو اس کے جینیاتی ساخت کی بنیاد پر نام دیا جاتا ہے۔ اس وباء کا سبب بننے والے وائرس کو SARS-CoV-2 نام اس لئے دیا گیا کہ 2003 میں پائی جانے والی وائرس SARS کے مشابہ تھا۔

اس فیملی کے وائرسز کو کرونا کہا جاتا ہے، لفظ کورونا یا کرونا Corona لاطینی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی تاج یا ہالہ کے ہے درحقیقت تحقیق کرنے والوں نے جب خوردبین میں کروناوائرس Corona Virus کی شکل دیکھی تو وہ بالکل سورج کے باہر جو ہالہ ہے اس جیسا تھا تو اس وجہ سے انہوں نے اس وائرس کو بھی وہی نام دیدیا۔[5]

مرض اور وبائی امراض:

مرض یا بیماری کیا ہے؟ یہ سادہ سا سوال بظاہر نہایت ہی آسان لگتا ہے کہ تندرستی کا ضد/متضاد بیماری ہے یعنی جو آدمی تندرست نہیں وہ بیمار ہے۔ یہ غلط بھی نہیں ہے۔ لیکن جب علم طب اور میڈیکل سائنس میں اس کی تلاش کی جائے تو اتنا بھی آسان نہیں۔ کیونکہ ایک پیدائشی معذور شخص جو ایک معذوری کے ساتھ پیدا ہوتا ہے، تندرست نہیں کہلا سکتا مگر اس پر بیماری کا اطلاق کرنا بھی شاید درست نہ ہو کیونکہ معذوری اور بیماری بہر حال دو مختلف چیزیں ہیں۔

برطانوی قانون برابری 2010؛ میں معذوری کی تعریف یوں کی گئی ہے۔

> a physical or mental impairment which has a long-term and substantial adverse effect on their ability to carry out normal day-to-day activities'.[6]

> ایک جسمانی یا دماغی نقص جس سے انکی روزمرہ کے معمول کے کاموں کو سرانجام دینے کی صلاحیتوں پر طویل مدتی اور خاطر خواہ منفی اثر پڑتا ہے۔

مذکورہ بالا عبارت بیماری کی تعریف نہیں ہو سکتی ہے۔ علمِ طب کے مطابق انسانی بدن کے مزاج میں ایسا عارضہ، ایسی خرابی یا بیماری جو بدن کو اس کے خاص اعتدال سے نکال دے اسے مرض کہتے ہیں۔ علامہ جرجانی نے بھی "التعریفات" میں مرض کی تعریف یوں بیان فرمائی ہیں:

"المرض هومايعرض لبدن فيخرجه عن الاعتدال الخاص"[7]

ترجمہ: "مرض سے مراد ایک ایسا عمل ہے جب وہ کسی بدن کو لاحق ہو جاتا ہے تو اسے اپنے خاص اعتدال سے نکال دیتا ہے"

طب کے لغات میں (Medical Dictionary) بیماری کی تعریف کی گئی ہے۔

a condition of the living animal or plant body or of one of its parts that impairs normal functioning and is typically manifested by distinguishing signs and symptoms[8]

زندہ جانوروں یا پودوں کے جسم یا کسی عضو کی ایسی حالت جو معمول کے کام کو متاثر کرتی اور عام طور پر علامات سے ظاہر ہوتی ہے۔

یہ تو ایک عام مرض کی تعریف ہو گئی جہاں تک بات ہے متعدی مرض اور بیماری تو اس کی تعریف یوں کی گئی ہے:

"وبائی امراض سے مراد وہ بیماریاں ہیں جن میں کچھ جرثومے Virus خردنامیات Microorganism یا کسی قسم کا انفیکشن متاثرہ جسم سے دوسرے جسم میں آسانی سے منتقل ہو کر اسے بھی متاثر کر دے اور اس طرح وبائی امراض مرگ عالم یا کا سبب بنتے ہیں"[9]

فرہنگ آصفیہ کی مندرجہ بالا تعریف متعدی مرض کی ہے، صاحب کتاب نے شاید اس وجہ سے اس پر وباء کا اطلاق کیا ہو کہ وباء متعدی امراض کے تیزی سے پھیلنے کو کہا جاتا ہے۔

Infectious diseases are diseases caused by microorganisms. These are microscopic organisms, such as bacteria, viruses, fungi, or parasites. They can sometimes be caught from other people, the environment, from animal contact, or from insect bites.[10]

متعدی امراض وہ امراض ہیں جو خردنامیات کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہ خوردبینی جاندار بیکٹیریا، وائرس، فنگس اور طفیلی ہیں۔ یہ بسا اوقات دوسرے لوگوں کے ملنے، ماحول، جانوروں سے رابطے یا کیڑے مکوڑوں کے کاٹنے سے لگ جاتی ہے۔

مندرجہ بالا اقتباسات سے مرض اور متعدی امراض کا مفہوم واضح ہو گیا ہے رہی بات وباء کی کہ وباء کیا ہے:

an outbreak of disease that spreads quickly and affects many individuals at the same time[11]

کسی بیماری کا پھیلاؤ جو کہ یک دم پھیلنا شروع ہو جائے اور ایک ہی وقت میں مختلف لوگوں کو متاثر کرے۔

لغت کی کتابوں میں وباء کا معنی "مرگ عام، ملک گیر مرض، ایسی بیماری یا مصیبت جو انسانوں کی تباہی و بربادی کا باعث ہو" درج ہے۔

الوباء هو مصطلح عام يشير الى أحداث متتابعة تؤثر على البشر والكائنات الحية المختلفة من حيوانات ونباتات[12]

وباء ایک عام مشہور اصطلاح ہے۔ جس سے مراد پے در پے رونماء ہونے والے ایسے حادثات ہیں جو انسانوں اور مختلف قسم کے جانداروں حیوانات اور نباتات کو متاثر کرتی ہیں۔

ماضی میں جو وبائی امراض پھیلے ہیں اور لوگوں میں ایک دوسرے تم منتقل ہوئے ہیں ان میں سر فہرست اور مشہور وبائی امراض مندرج ذیل ہیں:

i. خسرہ
ii. چیچک
iii. فلو
iv. ہیضہ
v. ایڈز
vi. ٹی بی
vii. کروناوائرس

ویسے تو دنیا میں بہت سارے وبائی امراض آئیں اور چلے گئیں مگر مذکورہ امراض وہ مشہور وبائی امراض ہے جو وقتا فوقتا انہوں نے دنیا کے انسانوں کو اپنے لپیٹ میں لیا ہیں اور سارے لوگ اس سے متاثر ہوئے ہیں۔

ماحول کا تعارف:

ماحول اصل میں عربی زبان کے کے دو الفاظ" ما" اور" حول" سے مل کر بنا ہے۔"ما" کا لفظی معنی ہے "جوکچھ " اور"حول" کا لفظی معنی ہے "اردگرد" یعنی وہ کچھ جو کسی انسان کے ارد گرد ہوتا ہے اس کو ماحول کہتے ہیں۔

اصطلاحی اعتبار سے ماحول ان تمام اشیاء سے عبارت ہے جن سے ہماراواسطہ پڑتا ہے۔یہ صرف ہوا، پانی اور مٹی کا نام نہیں بلکہ اس میں اخلاقی، ثقافتی ،معاشرتی، تعلیمی ،سیاسی اور معاشی امور داخل ہیں یعنی انسان کو اپنے ارد گرد و پیش میں جن اشیاء سے واسطہ پڑتا ہے۔ان تمام اشیاء کو کو ملا کر ماحول بن جاتا ہے۔

مشہور ماہر لسانیات شان الحق کی رائے میں ماحول کے معنی یوں بیان کی گئی ہے:

"فضا اورآس پاس کی صورتحال، صحبت ،کیفیت ،موسمی یا سماجی حالات اور ماحولیات سے مرادزمین کے آس پاس کی ہوا، نیز روئے زمین کا بقائے انواع کے نقطہ نظر سے مطالعہ ہے[13]"

ماحولیات کے جدید ماہر ڈاکٹر محمد رفیق خان ماحول کا اصطلاحی مفہوم ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

"کسی شے یاجسم کا ماحول اس کے اردگرد کی موجود ات اور ان کی سرگرمیاں ہوتی ہے ،جن کے حوالے سے اس کی خصوصیات کااوصافی اور مقداری جائزہ لیا جا سکے ،بالفاظ دیگر کسی چیز یا جسم کا ماحول وہ حالات ہوتے ہیں ،جن کے اندر وہ چیز یا جسم موجود ہوں یا سرگرم عمل ہو"[14]

لفظ "ماحول" قرآن کریم میں پچیس مرتبہ استعمال ہوا ہے،قرآن مجید میں بھی ماحول کا لفظ آس پاس پر دلالت کرتا ہے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

مثلهم كمثل الذي استوقد نارا فلما أضاءت ما حوله ذهب الله بنورهم وتركهم في ظلمات لا يبصرون

"ان منافقین کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ روشن کی پھر جب جگمگا اٹھا اس کا آس پاس تو اللہ ان کا نور لے گیا اور انہیں گپ اندھیروں میں میں چھوڑ دیا کہ کچھ نہیں دیکھتے"

آلودگی:

سائنسی عروج نے انسان کو جہاں ایک ایسی دنیا دی ہے جس میں آسائشات کی بر مار ہے، کم مشقت میں زیادہ منافع کا حصول بلاشبہ ترقی کہلائے گی۔ مگر ساتھ ساتھ کہیں سائنس کی وجہ سے انسان قدرتی ماحول کے بجائے ایک مصنوعی دنیا میں رہنے کا عادی ہو چکا ہے۔ صحت اور تندرست کو برقرار رکھنے کے لئے خالص ماحول کا ہونا بہت ضروری ہے۔ کاروباری دنیا میں پیسے کمانے کی دوڑ نے ایسا اندھا پن پید کیا ہے کہ صرف چند ٹکوں کے حصول کے لئے لوگوں کی صحت اور زندگی کو بازیچہ اطفال بنا دیا گیا ہے۔ دنیا جس قدر تیزرفتاری کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے اس سے اگرچہ انسان کی آسائش وآرام کی بے شمار چیزیں وجود میں آرہی ہیں مگر اس سے حیات انسانی اوراس کے ماحول کونقصان پہنچانے والے بے شمار مسائل بھی جنم لے رہے ہیں ،ان تمام ماحولیاتی مسائل کو کسی ایک لفظ جامہ پہنایا جائے تو وہ لفظ "آلودگی" ہے ۔

اس حقیقت کا کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ آلودہ ماحول میں مختلف قسم کے جراثیم پیدا ہوتے ہیں۔اور یہی جراثیم وبا کا سبب بن جاتی ہیں، جیسا کہ حالیہ دنوں میں کورونا وائرس (Corona Virus)نے پوری دنیا میں نظام زندگی کو مفلوج کر رکھا تھا ۔

رسول اللہ ﷺ کے ارشادات گرامی میں اشیاء کو آلودگی سے پاک رکھنے کے لئے ہمیں بہت سی ہدایات ملتی ہیں :

"غطوا الإناء، وأوكوا السقاء، فإن في السنة ليلة ينزل فيها وباء، لا يمر بإناء ليس عليه غطاء، أو سقاء ليس عليه وكاء، إلا نزل فيه من ذلك الوباء"[15]

"برتنوں کو ڈھانپ کر رکھواور مشکیزے کا منہ باندھ دیا کرو،کیونکہ سال میں ایک رات ایسی ہے جس میں وباء نازل ہوتی ہے ،پھروہ وبا جس بھی ان ڈھکے برتن ،یامشک کھلی کے پاس سے گزرتی ہے ،اس میں وباء ضرور اتر جاتی ہے۔

سنن ابی داؤد کی ایک روایت میں ہے۔

كان رسول الله –صلى الله عليه وسلم– إذا عطس وضع يده أو ثوبه على فيه، وخفض أو غض بها صوته[16]

"آنحضرت ﷺ کو جب چھینک آتی توآپؐ اپنے چہرے مبارک (منہ) کو اپنے ہاتھ یارومال سے ڈھانپ لیتے اورآواز کو دبانے کی کوشش فرماتے"

اس حدیث میں دو چیزوں میں احتیاط اوردوسروں کو ان سے تحفظ فراہم کرنے کی ترغیب دی گئی ہے ،پہلی چیز چھینک کے ساتھ تیزی سے خارج ہونے والی رطوبت ہے ،جو یقیناً ان جراثیموں سے آلودہ ہوتاہے جو چھینکنے والے کے بدن میں پائے جاتے ہیں اورباہر آنے پر دوسرے انسانوں

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

کواپنی لپیٹ میں لے سکتے ہیں اورویسے بھی دوسروں کی طبیعت کو مکدر کردیتی ہیں۔دوسری چیز غالباً وہ زور دار آواز ہے جو چھینک کے باعث اچانک پیداہوتی ہے اور بہت سوں کے سکون کو غارت کردیتی ہے ۔

ایک اورروایت میں ہے۔

قال رسول الله – صلى الله عليه وسلم –: "من دخل هذا المسجد فبزق فيه أو تنخم، فليحفر فليدفنه، فإن لم يفعل، فليبزق في ثوبه، ثم ليخرج به"[17]

''جس کسی کو مسجد میں آنے کے بعد بلغم تھوکنے یاناک صاف کرنے کی ضرورت ہو ،اسے چاہیے کہ وہ اس (غلاظت) کو زمین میں دفن کرنے کاانتظام کرے یااسے اپنے رومال وغیرہ میں چھپاکررکھے اورباہر جاتے ہوئے ساتھ لے جائے ''

جگہ جگہ تھونکنا، پان کی پیک یادریوں اور قالینوں کے نیچے نسوار کی پڑیاڈالنا، گھر کے کچرہ کوراستوں میں ڈالنایہ وہ ساری عادتیں ہیں جو ہمارے معاشرے کا حصہ بن چکی ہیں۔اس حدیث مبارکہ میں ایک اخلاقی اور تمدنی ادب بڑی وضاحت سے سمجھائی گئی ہے کہ غلاظتوں کو یوں سر عام پر نہیں چھوڑناچاہیے ،ان غلاظتوں پر باربار نظرپڑنے سے سلیم طبیعت مکدر ہوجاتی ہے ۔بالخصوص مسجد جیسی عبادت گاہوں کوہر طرح کی آلودگیوں سے پاک رکھناضروری ہے، تاکہ ایک پاک وصاف ماحول میں عبادات کو پورے تقدس کے ساتھ انجام دیناممکن ہوالبتہ حدیث مبارکہ کامفہوم ایک تمدنی ادب سے کہیں زیادہ ہے، ،مولاناعبدالحق ہاشمی صاحب لکھتے ہیں:

اس کاطبّی پہلو سب سے زیادہ اہمیت کاحامل ہے جس کے مطابق بلغم اورینٹ کی آمد دراصل ''اخلاط اربعہ'' سوداء، صفراء، بلغم اورخون کے عدم توازن کی علامت ہے ،پھر یہ مواد بدن میں موجود کئی متعدی امراض کے جراثیم کی بڑی مقدار بھی اپنے ساتھ باہرلاتاہے باہر کی ہوااور کسی نمایاں جگہ پر خشک ہوجانے کے بعد گردوغبار کے ساتھ فضامیں پھیل جاتے ہیں اور صحت مند انسانوں کو بھی متاثر کرسکتے ہیں،تاہم اسے زمین میں دفن کردیاجائے یارومال وغیرہ میں مسل کر بعدمیں دھولیاجائے تویہ خطرات تقریباً ختم ہوجاتے ہیں،حدیث میں اس مواد کاکسی مؤمن کی جلدیاکپڑوں پر لگ جانے سے جس اذیت کاذکر ہے،وہ بھی محض کراہیت اورناپسندیدگی کی حدتک نہیں،بلکہ مرطوب حالت میں یہ مواد بسااوقات ایسے تیزابی عناصر پر مشتمل ہوتاہے جو کسی دوسرے کی جلد کو شدید خارش،الرجی اور پھوڑوں کی اذیت میں مبتلاکرسکتے ہیں۔یہی وہ مفاسد ہیں جن کی بناپرآنحضرت ﷺ نے صحت اورماحول کے تحفظ کے لیے مذکورہ بالااحکامات جاری فرمائے ہیں۔[18]

احادیث مبارکہ میں یہ چندآداب جو کہ نہ صرف آداب ہیں بلکہ بہترین احتیاطی تدابیر اور حفظان صحت کے بنیادی اصول ہیں۔اگرکوئی شخص ان چھوٹی چھوٹی آداب کاخیال رکھے تو بہت سارے متعدی امراض سے محفوظ رہے۔

آلودہ ماحول سے بچنا:

احادیث کے وسیع زخیرہ میں سے ان آداب ایک نمونہ "مشتے نمونہ از خروارے "کی مانند گزشتہ سطور میں پیش کیاگیا، جن میں اس بات پر زور دیاگیاتھاکہ آب ہواکوآلودہ ہونے سے کیسے بچایاجائے ،اگرکسی قدرتی آفات یاانسان کے "خودکردہ" کے نتیجے میں آلودہ آب ہواکی وجہ سے کسی علاقے میں امراض اور وباء پھیل جائے توحفاظت کے پیش نظر آنحضرت ﷺ نے ایک تندرست انسان کے لیے یہ بھی ضروری قرار دیاہے کہ وہ وبائی علاقوں میں جانے سے پرہیز کریں ،جیساکہ ارشادنبوی ہے :

اذ سمِعتُم الطاعون بارضٍ فلا تدْخلوها عليه واِذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا منہا فِراراً منه[19]

"جب تم کسی علاقے میں طاعون (پھیل جانے) کے بارے میں سنو تووہاں مت جانا اور اگر یہ مرض وہاں پر واقع ہوجائے ، جہاں تم رہ رہے ہو تو وہاں سے بھاگ نکلنے کی کوشش مت کرنا"

حدیث مبارکہ میں ایک بہت ہی بنیادی اصول بیان ہوا ہے۔ ظاہری اسباب کچھ بھی ہوں، کسی تندرست کا مبتلاء مرض ہونا اور مریض کا صحت مند ہونا بلاشبہ امر الٰہی کا نتیجہ ہے۔ جب کسی علاقے کی مسموم آب ہوا کے بارے میں یقین ہو جائے اور وہاں طرح طرح کے امراض اور وباء کی نشاندہی ہو جائے تو ایسے علاقے میں بلاوجہ جانا، اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے، اور دوسری طرف حدیث میں وباء زدہ علاقے کو چھوڑ کر نکلنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ کیونکہ ممکن ہے وباء کے جراثیم اس بندے کے ساتھ دوسرے علاقوں میں منتقل ہو جائیں، اور ایک انسانی ہمدردی کا پہلو یہ بھی ہے کہ اگر تمام مریضوں کو چھوڑ کر لوگ چلے جائیں تو تیمارداری، علاج ومعالجہ اور مردوں کے کفن ودفن کے امور کو کون سنبھالے گا۔

حدیث مبارکہ کا یہ رہنما اصول صرف ترغیب کی حد تک نہیں ہے، بلکہ ارباب اختیار کی ذمہ داری ہے کہ اس کو قانون بنا کر اس پر عمل کو یقینی بنائیں۔ ریاست کی اولیں ذمہ داری ہے کہ جس قدر ممکن ہو لوگوں کو وباء سے محفوظ رکھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طاعون عمواس کے زمانے میں امین الامۃ حضرت ابو عبیدہ کو لکھا تھا۔

ثم كتب إليه " سلام عليك أما بعد فإنك أنزلت الناس أرضا عميقة فارفعهم إلى أرض مرتفعة نزهة " قال أبو موسى: فلما أتاه كتابه دعاني فقال: يا أبا موسى، إن كتاب أمير المؤمنين قد جاءني بما ترى، فاخرج فارتد للناس منزلا حتى أتبعك بهم[20]

پھر آپ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے ان (حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ) کو لکھا: "السلام علیکم! سلام کے بعد مدعا یہ ہے کہ آپ نے لوگوں کے ساتھ نشیبی علاقے میں پڑاؤ ڈالا ہے، انھیں بلند اور پر فضا مقام کی طرف لے جاؤ" حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جس وقت آپ (امیر المؤمنین رضی اللہ) کا خط موصول ہوا آپ (ابوعبیدہ رضی اللہ) نے مجھے بلایا اور فرمایا: کہ امیر المومنین (رضی اللہ عنہ) کا خط مجھے موصول ہوا ہے جیسے آپ کو معلوم ہے، پڑاؤ سے باہر جاؤ اور لوگوں کے پڑاؤ کے لئے ایک جگہ درست کرلو میں آپکے پیچھے لوگوں کو وہاں لے آؤں۔

حضرت عمر رضی اللہ جیسے ایک زیرک ایڈمنسٹریٹر کا وباء کے زمانے میں ایسا حکم نامہ مذکورہ حدیث کی عملی تشریح ہے، کہ بروقت متاثرہ علاقے کے سرحدات کو بند کرکے وباء کے پھیلاؤ کو کم کیا جاسکتا ہے۔

ایک اور روایت میں آپ ﷺ نے مجذوم سے دور رہنے کی ہدایت کی ہے ،جیسا کہ ارشاد ہے :

فرّ من المجذوم كما تفرّ من الأسد

"مجذوم سے اس طرح بھاگو جیسے تم شیر سے بھاگتے ہو"

حضرت ابوہریرہؓ سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا يُوَرِّدنَّ ممرِضٌ علىٰ مُصحٍ

"کوئی مرض پیدا کرنے والا کسی تندرست کے پاس نہ ٹپک پڑے"

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ ان احادیث کی تشریح میں لکھتے ہیں

والأطباء تأمر ان لايجالس المسلول ولاالمجذوم ولايريدون بذلك معنى العدوى، وانما يريدون به معنى تغير الرائحة، وانها قد تسقم من اطال اشتمامها، والأطباء ابعد الناس عن الايمان بيمن شئوم، ---------فهذا هو المعنى الذى قال فيه النبىّ ﷺ: لا يُوَرِّدنَّ ممرِضٌ علىٰ مُصحٍ

" اطباء مسلول ومجذوم کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے منع کرتے ہیں ،اس کو یہ لوگ چھوت نہیں کہتے بلکہ اسے تبدیلی ہواسے تعبیر کرتے ہیں ،اسی لیے جس کے ناک میں اس کی ہوا برابر پہنچتی رہتی

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

ہے ،وہ اس مرض کاشکار ہوجاتاہے اوراطباء برکت ونہوست پر اعتقاد نہیں رکھتے --------- آپؐ کے فرمان کایہی مقصد ہے کہ ’’بیمار کو صحت مند کے پاس پھٹکنے نہ دو"

بہر حال احایث مبارکہ میں ہر پہلو سے احتیاط کادرس دیا گیاماحول کو صاف رکھنے کے حوالے سے ہو یا آلودہ ہوااور وباء سے بچنے کی تدابیر، اگر ہم مذکورہ بالاتعلیمات پر عمل پیراہوں گے توبہت سے وبائی امراض سے اپنے آپ کو محفوظ کرلیں گے۔

کروناوائرس اورماحول:

آج جس مصنوعی دنیامیں ہم رہتے ہیں،جہاں خالص اور قدرتی آب وہواعنقاءہوچکی ہے۔ ہماری فضااس قدرآلودہ ہے کہ WHO کے گزشتہ سال یعنی 2023 کی رپورٹ کاعنوان "Air pollution: The invisible health threat" ہے۔اس رپورٹ میں لکھا گیاہے۔

pollution is a major environmental threat and one of the main cases of death among all risk factors, ranking just below hypertension, tobacco smoking and high glucose.[21]

ترجمہ:آلودگی ایک بڑاماحولیاتی خطرہ ہے،اور یہ(آلودگی)اموات کے دیگراسباب کے ساتھ ساتھ ایک بڑابنیادی سبب ہے ۔اس کادرجہ دیگراسباب صرف بلند فشارخون،سگریٹ نوشی اور ذیابطیس کے بعد آتاہے۔

یورپی ماحولیاتی ایجنسی نے اپنی رپورٹ کے ابتدائی خلاصہ کاآغازان الفاظ کے ساتھ کیاہے۔

Air pollution is currently the most important environmental health risk factor in Europe. It remains an important cause of poor health and contributes in particular to respiratory and cardiovascular diseases.[22]

ترجمہ:یورپ میں فضائی آلودگی ماحولیاتی صحت کے لئے حاضروقت کامضر ترین عامل ہے۔یہ خراب صحت کی ایک اہم وجہ ہے۔اور خاص طورپر سانس اورامراض قلب میں اس کاکردار زیادہ ہے۔

کرونا وائرس کے بعد کی صورت ان اقتباسات میں بیان ہوئی ہے۔ کروناوائرس اور اس کی ہلاکت خیزیاں ایک الگ موضوع ہے۔ اگرچہ اس عالمی وباء کی وجہ معاشرتی اور معاشی سرگرمیاں منجمد ہوگئیں تھیں،بہت سارے گھروں میں چھولے ٹھنڈے ہوگئے تھے،اورانسانیت کو معاشری اور معیشتی حوالے بڑی قیمت اداکرنی پڑی ہے۔ ماحولیاتی ماہرین کے مطابق جس وقت کروناوائرس اپنے عروج پر تھاتوآلودگی میں واضح کمی آگئی تھی۔

Environmentalists and researchers are calling this pandemic a “blessing in disguise”- as lockdowns have drastically reduced air pollution[23]

ماحولیاتی ماہرین اور محققین نے اس وباء کو" برکت بصورت زحمت" قراردے رہے ہیں کیونکہ لاک ڈاؤن نے فضائی آلودگی میں زبردست کمی کی ہے۔

کرونا وباء کے ایام میں جب ہر طرف معاشی سرگرمیاں مندی کا شکار تھیں اور آج کل یہی معاشی سرگرمیاں ہی معاشرتی تعلقات کی بنیاد ہیں۔ کرونا اور لاک ڈاؤن کی وجہ سے ایک موقع میسر آیا، زندگی کو ایک نئے رخ سے دیکھنے کا، نئے ڈھنگ سے جینے کا، اور کتنی ہی چیزیں ہیں جو ہماری روزمرہ کی زندگی کا جز بن چکی ہیں ان کے بغیر زندہ رہنے کا۔ کارپوریٹ دنیا میں انسانیت کا راگ الاپنے والوں نے صرف اپنے مال بیچنے کی خاطر آب و ہوا کو کس قدر آلودہ کیا ہے، اور انسان کے لئے صاف ہوا میں سانس لینا صاف پانی پینا کتنا مشکل ہو گیا ہے۔ سنن ابن ماجہ کی ایک روایت ہے۔

عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من حسن إسلام المرء تركه ما لا يعنيه

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک انسان کے اسلام کی خوبیوں میں یہ ہے کہ لایعنی امور کو چھوڑ دے۔

مزید برآں یہ کہ اگر کوئی شئی لایعنی ہونے کے ساتھ ساتھ مضر بھی ہو تو اس کا چھوڑنا واجب ہو جاتا ہے۔ جو افراد اور ادارے ایسی سرگرمیوں کا حصہ بنتے ہیں جو انسانیت کے لئے ضرر رساں ہیں انکا یہ عمل بلاشبہ اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں ڈالنا ہے، اس سلسلے میں اسلامی احکام واضح ہیں۔ انسانیت کے علمبرداروں کو اس بارے میں محض زبانی جمع خرچ کے بجائے مجموعی انسانی مفادات کو سامنے رکھ کر جنگی بنیادوں پر آلودگی کے اس عفریت کو قابو کرنے کے لئے عملی اقدام کرنا چاہیئے۔ آٹومیشن کے بجائے زندگی کو فطری طریقے پر گذارنے کے اسباب پر غور کیا جائے۔

خلاصہ بحث:- بہرحال ان تمام قسم کی ماحولیاتی آلودگیوں سے تحفظ کا حل اللہ کے آخری رسول ﷺ نے ڈیڑھ ہزار برس قبل ہی پیش کیا تھا، کیونکہ آپؐ کی بعثت کے مقاصد میں سے یہ بھی تھا کہ بین الاقوامی سطح پر پوری انسانیت کے لئے ایک ایسا دستور زندگی اور اجتماعی نظام مرتب کیا جائے جو فطرت کے عین مطابق ہو اور جس کے ذریعے فرد، معاشرہ اور اقوام عروج اور ترقی کی منزلیں طے کر سکیں اور وہ ہر قسم کی مشکلات سے محفوظ رہ سکیں، یہ نظام آج ہمارے سامنے قرآن وحدیث کی شکل میں موجود ہے، جس کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

تَركْتُ فيكم امرين لن تضلوا ماتمسكتم بهما: كتاب اللّٰه وسنة نبيه

"میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑدیں ہیں، جب تک تم انہیں پکڑے رہوگے ہرگز گمراہ نہیں ہو سکتے، وہ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ ہے"

اب یہ ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ قرآن وحدیث کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوکر ہر قسم کی ماحولیاتی آلودگی سے خود اور معاشرے کے دیگر افراد کو محفوظ رکھ سکیں، اس سلسلے میں درج ذیل تجاویز پیش کیجاتی ہیں:

۱- موجودہ دور میں "کوروناوائرس" سے وباء پھیلی ہوئی ہے، اس کے روک تھام کے لیے ضروری ہے کہ تعلیمات نبویؐ جو مقالہ ہذا میں مذکور ہیں، کی روشنی میں اقدامات اٹھائے جائیں۔

۲- اسلام ایک مہذب اور نظافت پر مبنی دین ہے، اسلام کی تعلیمات کے تناظر میں صاف ستھرا ماحول ایک نعمت ہے، لہذا اس کی قدر کرنی چاہیے اور معاشرے کے ہر فرد کو اس سلسلے میں اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہوئے ماحول کو صاف ستھرا رکھنا چاہیے۔

۳- آلوگی دو طرح کی ہے، ایک جسمانی آلودگی اور دوسری روحانی آلودگی، جسمانی آلودگی کی تطہیر کے ساتھ ساتھ روحانی آلودگی یعنی عداوت، بداخلاقی، کینہ، حسد، بغض، نفاق، جھوٹ وغیرہ سے بھی اپنے آپ کو صاف وپاک رکھنا چاہیے۔

۴- عوام کو ماحولیاتی آلودگی کے نقصانات سے آگاہ کرنا چاہیے اور ان میں نظافت پر مبنی اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کے لیے آمادہ کرنا چاہیے

[1] https://covid19.who.int/

[2] Linda Rath, What Is the History of Coronavirus? WEDMD, November 22, 2023 https://www.webmd.com/covid/coronavirus-history

[3] Habibzadeh P, Stoneman EK (2020) The novel coronavirus: A bird's eye view. Int J Occup Environ Med 11: 65-71.

[4] Cascella M, Rajnik M, Cuomo A, Dulebohn SC, Napoli RD (2020) Features, evaluation and treatment coronavirus (COVID-19). StatPearls [Internet].

[5] رحمانی، سلمان، عالمی وبا کروناوائرس، س ن، ص:3

[6] https://www.legislation.gov.uk/ukpga/2010/15/contents

[7] جرجانی، علی بن محمد بن علی، التعریفات، دارالدیان للتراث، 2008، ص2

[8] https://www.merriam-webster.com/dictionary/disease

[9] دہلوی، مولوی سید احمد، فرہنگ آصفیہ، لاہور: اردو سائنس بورڈ، 1987ء، ص6

[10] https://healthcare.utah.edu/infectious-diseases/general

[11] https://www.merriamwebster.com/dictionary/epidemic#:~:text=noun,1,rapid%20spread%2C%20growth%2C%20or%20development

[12] https://altibbi.com/%D9%85%D8%B5%D8%B7%D9%84%D8%AD%D8%A7%D8%AA-%D8%B7%D8%A8%D9%8A%D8%A9/%D8%A7%D9%84%D8%A7%D9%85%D8%B1%D8%A7%D8%B6%D8%A7%D9%84%D9%85%D8%B9%D8%AF%D9%8A%D8%A9/%D9%88%D8%A8%D8%A7%D8%A1

[13] شان الحق حقی، فرہنگ تلفظ، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، 1995، ص875

[14] محمد رفیق خان، ماحول اور ہم، لاہور، اردو سائنس بورڈ، 2005، ص 10

[15] قشيري, مسلم بن الحجاج. (س ن). المسند الصحيح. كتاب الأشربة، باب الأمر بتغطية الإناء وإيكاء السقاء، ج3ص1596 بيروت: دار إحياء التراث العربي

[16] سجستاني, أبو داود سليمان بن الأشعث، (س ن)، كتاب الأدب، باب في العطاس، سنن أبي داود، بيروت: المكتبة العصرية

[17] حوالہ بالا

[18] ہاشمی، عبدالحق، 2014، حدیث نبوی اور سائنسی علوم، کراچی، اسلامک ریسرچ اکیڈمی

[19] بخاري, محمد بن إسماعيل, 1422ھ، ص130، الجامع الصحيح، كتاب الطب، باب ما يذكر في الطاعون، دار طوق النجاة

[20] ابن کثیر، اسماعیل بن عمرو، 1998، البدایہ والنہایہ، بیروت: دار إحياء التراث العربي، ص90

[21] https://www.who.int/news-room/feature-stories/detail/air-pollution--the-invisible-health-threat

[22] https://www.eea.europa.eu/publications/harm-to-human-health-from-air-pollution/

[23] Suborna Barua& Shobod Deba Nath, The impact of COVID-19 on air pollution, 20May 2021 NLM https://www.ncbi.nlm.nih.gov/pmc/articles/PMC8570089/